

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان چند اوراق کے لکھنے کی اصل باعث میری خواہر معظمہ محمدی بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی سید ممتاز علی صاحب ہوئی ہیں جنہوں نے مجھ سے بڑے شوق سے اس بات کی خواہش کی تھی کہ اگر دہلی کے بیاہ شادی کے دستورات گڑیوں کے پیرایہ میں بطور ایک فرضی قصے کے تحریر کر دیئے جائیں۔ تو سب بہنوں کیلئے معلومات کا ایک عمدہ ذریعہ ہوگا + میں نے اس مضمون پر چند اوراق لکھ کر معلوم کر لیا کہ گڑیوں کے فرضی بیاہ کے بیان کرنے میں اصل رسوم کے بیان کی نسبت کچھ بہت اختصار منظور نہیں + اس لئے میں نے اپنی خواہر معظمہ کی مزید خوشی کے لئے وہ گڑیوں کا کھیل چھوڑ کر واقعی دستورات کو جس طرح وہ عمل میں آئی ہیں۔ سادہ و مختصر طور پر بیان کرنا زیادہ مناسب سمجھا۔ خدا کا شکر ہے کہ یہ کام پورا ہوا + ان اوراق میں دہلی کی وہ رسومات بیان کی گئی ہیں جو منگنی بیاہ بچے کے پیدا ہونے اور اس کی بسم اللہ وغیرہ تقریبات پر عمل میں آتی ہیں + ان کو جمع کرنے سے غرض یہ ہے کہ بہنیں دیکھیں کہ ان رسموں میں کون سی رسمیں فضول و قابل اعتراض ہیں + بعض رسمیں فی نفسہ بُری نہیں۔ مگر اُن کے ادا کرنے میں بہت بے سلیقگی برتی جاتی ہے + بعض گھروں میں دیکھا ہے کہ سمدھنیں اُتر رہی ہیں۔ اور گھر میں جھاڑو دل رہی ہے۔ یا روشنی کی جا رہی ہے + اکثر میلا فرش بچھا ہوتا ہے جس پر مہمان یا سمدھنیں بیٹھتی ہوئی ہچکچاتی ہیں + کھانے کے وقت کی ہڑبونگ بھی بہت بے قاعدگی پیدا کرتی ہے + رشتہ دار رہ جاتے ہیں۔ اور الغنے کھا جاتے

ہیں + چوتھی کے کھیلنے کا دستور بھی پسندیدہ نہیں۔کیونکہ سخت سے سخت ترکاری ایک دوسری پر پھینکی جاتی ہے جس سے چوٹیں لگ کر ہنسی میں پھنسی ہو جاتی ہے + یہ فضول رسمیں حقیقت میں ایک چھوٹی سی بات کی چھوٹی نمایش ہوتی ہے + دولھا نوشہ بنتا ہے۔خواہ وہ نیچ قوم کالڑکا کیوں نہ ہو۔مگر ڈھائی دن کی بادشاہی ان کو بھی ملتی ہے + ہندؤں کی طرح مسلمان بھی برات نکالتے ہیں۔اور اس کے متعلق بہت سی باتو میں ان کی تقلید کرتے ہیں + ان تمام رسوم میں قطع نظر تردد و تفکر کے روپیہ جو بڑی محنت و جانکاہی سے پیدا ہوتا ہے۔نہایت بے دردی سے برباد کیا جاتا ہے + سلسلے یہ چند اوراق لکھے ہیں کہ بہنیں جہاں تک ممکن ہو ان رسومات میں تخفیف کریں۔اور ناحق کا بار جو خود رواج دے کر اپنے اوپر فرض سمجھ لیا ہے۔اس کو ہلکا کریں +

ان اوراق میں واقفیت کے خیال سے بعض ایسی رسمیں بھی لکھ دی گئی ہیں جو اب کم ہو گئی ہیں۔مثلاً توڑے بندی یا سادی اور آرایش کی سانچق +

ہر رسم کے بیان میں اوسط درجہ اختیار کیا گیا ہے +

بعض رسوم صرف امیروں کے ہاں ادا کی جاتی ہیں۔اور غریب غربا میں ادا نہیں کی جاتیں۔مگر مستند طریقہ وہ ہی سمجھا جاتا ہے جو عام لوگوں میں بھی پایا جائے +

قطع نظر اصلاح رسومات کے یوں بھی جب چار خانہ تین مل کر بیٹھتی ہیں۔تو آپس میں ایک دوسری کے شہر کے حالات خصوصاً شادی بیاہ کے طریقے دریافت کرتی ہیں + مجھے امید ہے کہ دہلی کی رسومات کی واقفیت کے لئے یہ اوراق کا متصور ہوں گے فقط +

ایس بیگم۔دہلوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دولھا کی ماں کا پیغام دلہن کی ماں سے

منوّر بیگم - (دولھا کی ماں) بہن ہمارا تمہارا عزیزداری کا معاملہ ہے۔
اس میں پوچھنے گچھنے کی کیا ضرورت ہے - لڑکے کو اپنی غلامی میں
قبول کرو + اس سے تم خاطر جمع رکھو - کہ جیسی تمہاری بیٹی - ویسی
میری + میں اس کو اپنے دل کی ٹھنڈک آنکھوں کی مورت خیال
کروں گی + لڑکے کے مزاج سے بھی تم واقف ہو - خدا رکھے اس کے
مزاج میں کیسی غربت ہے + تیزی سے بولنا تو وہ جانتا ہی نہیں +
بیوی کا کان باندھا غلام رہے گا + اگرچہ اپنے بچّے کی تعریف خود کرنی
اپنے منہ سے آپ میاں مٹھو کہنا ہے - مگر سانچ کو آنچ نہیں +
بہن تمہارا تو لڑکی کا بیاہ کرنے کو دل ہی نہیں چاہتا - کب تک
گھٹنے سے لگائے بیٹھی رہو گی ؟ خیر سے بڑی ہونے کو آئی +

انور بیگم (دلہن کی والدہ) آپ ٹھیک کہتی ہیں - آپ کی لڑکی ہے
مجھے کیا عذر ہے + مگر ابھی جی نہیں چاہتا کہ اتنی سی جان کو پرائے
حوالہ کروں + ذات ؟ ذمات کا کیا پوچھنا ہے - دونوں طرف کی ذات

معلوم ہے - کہ نجیب الطرفین سید ہیں + جیسے لڑکے میں علمی قابلیت اچھی ہے - ویسے ہی اس کا گھرانا بھی آسودہ ہے - مگر بُوا روپیہ پیسہ ایک طرف اور آپس کا سلوک ایک طرف + خدا کا دیا سب کچھ ہو - مگر آپس میں سلوک نہ ہو تو لاکھ کا گھر خاک ہے + مزاج کی موافقت بڑی چیز ہے - حُسن صورت سے زیادہ حسن اخلاق سے آراستہ پیراستہ ہونا دونوں کے لئے ضروری ہے +

منور بیگم - میرا جی چاہتا ہے کہ شروع جاڑے میں اگلے مہینے کا چاند چڑھتے ہی دُلہن کا مُنہ میٹھا ہو جائے - اور جلدی سے منگنی سے فارغ ہو جاؤں - کیونکہ پھر لڑکے کے امتحان کے دن آ جائیں گے - اس کو فرصت نہ ہوگی +

انور بیگم - اچھا پہلے مردوں میں بات پکی ہو لے - کیونکہ بیٹا بیٹی کا بیج ہے - کوئی ہنسی کھیل نہیں ہے + تو پھر منگنی کی تاریخ ٹھیرے +

منور بیگم - ہاں خیر سے اگلے جمعہ کو بات ٹھیرانے مرد آ جائینگے - بر دکھائی[لہ] بھی ہو جائے + انور بیگم تم اپنے دل کو پکا رکھو - یہ نہیں کہ پھر ڈھل مل ہو جاؤ + دنیا کا قاعدہ ہے - دس منہ دس باتیں - مگر انسان اپنی بات پر قایم رہے + جہاں تک ہو سکے اس کار خیر میں جلدی کرنا - اپنا اچھی طرح اطمینان کر لو + میں یہ بھی نہیں کہتی کہ ہتیلی پر سرسوں جماؤ - مگر ہاں مجھے جلدی بہت ہے +

انور بیگم - حتیٰ المقدور میں جلدی جواب بھیجوں گی +

لہ دولہا کو بلا کر دیکھنے کو بر دکھائی کہتے ہیں +

دونوں طرف سے دوچار بڑی بوڑھیاں آکر بات چیت کر کے نسبت ٹھیرا کر چلی گئیں +

منور بیگم کو اپنے لڑکے کی شادی کی بہت خوشی ہے + ایک ہی بیٹا ہے - چاروں طرف نسبت قرار پانے کی خبر ہو گئی - مبارک سلامت ہونے لگی - لیکن لطف یہ کہ خیر لڑکی سے تو کیا واسطہ - لڑکے کو بھی ابھی تک خبر نہیں کہ میری نسبت کہاں ٹھیری ہے - اور کب منگنی ہوگی + ایسی صورت میں جتنی نا اتفاقی ہو کم ہے + خیر ہماری دعا ہے کہ خدا سنجوگ اچھا کرے +

اِدھر انور بیگم کی ایک ہی بیٹی ہے - دو لڑکے ہیں - دو موتیوں میں کی ایک چُنّی ہے + بیٹی بہت لاڈلی ہے + انور بیگم نے اپنے گھر میں مشورہ کر کے جمعہ کو مردوں کے بُلانے کا رقعہ بھیج دیا + اس خوشخبری کے سُنتے ہی بڑی بے چینی سے دوسرے جمعہ کا انتظار ہونے لگا +

جُمعہ کا دِن

صبح کے ۹ بجے تھے کہ مرد بات ٹھیرانے آئے - اور ذکر اذکار کے بعد ۶ ماہ حال کی منگنی ٹھیرا کر مبارک باد دی - اور سمدھیوں کو عطر لگا کر پان دیئے گئے + اس کے بعد رخصت ہوئے +

سہ رہ بیگم - (انور بیگم کی سگی بہن) قیصر (لڑکی کا نام) بیٹی آج کے دن تم اندر بیٹھو - لوگ آتے جاتے ہیں + اگر تم کو دیکھ لیا تو کہینگے کہ لڑکی باہر بیٹھی تھی - ہم نے دیکھ لیا + اب تمہاری پابندی کے

دن چلے آتے ہیں۔ تمہاری آزاد زندگی پابندی سے بدل جائیگی۔
سردار بیگم کا ابھی یہ فقرہ ختم نہ ہونے پایا تھا کہ باہر سے کسی نے آواز دی میں آؤں؟

سرور۔ رحیمن دیکھ کون ہے؟

رحیمن۔ بیگم صاحبہ دُولھا والوں کے ہاں سے خوان آئے ہیں۔ عظیمن ساتھ ہے۔

منور بیگم۔ دیکھو قیصر کہاں ہے؟

رحیمن۔ چھوٹی بیگم تو اندر کمرے میں بیٹھی کچھ لکھ رہی ہیں۔ میں عظیمن کو بُلائے لیتی ہوں۔

عظیمن نے آتے ہی سب کو سلام کیا۔ اور خوانوں کی قطاریں آنی شروع ہوگئیں۔

عظیمن۔ ہماری بیگم صاحبہ (منور بیگم دُولھا کی والدہ) نے سلام کہا ہے اور مبارکباد دی ہے۔

انور بیگم۔ کہو اب تو تمہاری بیگم صاحبہ خوش ہیں۔ بہت جلدی تھی کہ کہیں لڑکے کو اٹکا دوں۔

عظیمن۔ ہاں بیوی خدا پروان چڑھائے۔ سہرے کی گھڑی لائے۔ ان کو میاں کی شادی کا بہت ہی ارمان ہے۔ وہ چاہتی ہیں کہ کہیں کل کا بیاہ ہوتا آج ہی ہو جائے۔

انور بیگم۔ بے شک خوشی کی بات ہے۔ جتنی آرزو ہو تھوڑی ہے۔

انور بیگم نے نوکروں کو پانچ روپے انعام دے کر رخصت کیا اور سب برتن خالی کر کے رکھ لئے۔

سرور بیگم۔ انور دیکھو سمدھیانے کشتی[1] بھیجنے کی جلدی کرو۔ شام ہونے کو آرہی ہے۔ مبارک سلامت تو ہوتی رہے گی + بیٹے والوں کے ہاں سے جو مٹھائی سمدھیوں کے ساتھ آئی ہے اس کو سنبھالو بچے لئے جاتے ہیں + یہ معلوم نہیں کہ لڈو کتنے ہیں + کسی نوکر سے کہو کہ تول لے +

انور۔ آپا جان نوکروں کو اس وقت فرصت نہیں ہے + منور بیگم کے ہاں کی نوکر جو خوانوں کے ساتھ آئی تھی کہتی تھی کہ پچیس[۲۵] سیر لڈو ہیں +

سرور۔ چلو جلدی سے خوانوں میں ڈالنے کی ترکاری اور کچھ مٹھائی منگوالو۔ اور کشتی بھی جلدی سے تیار کرلو + لاؤ مجھے بتاؤ۔ سب چیزیں کہاں رکھی ہیں +

انور۔ آپا جان سب کچھ آگیا ہے + کشتیاں۔ سینیاں۔ خوان پوش کشتی پوش سب کل سے نکال رکھے ہیں + مجھے وقت پر ایک ایک چیز کے ٹٹولتے پھرنے سے نفرت ہے + چھوٹی چار چار کشتیوں میں خربوزے کی گری اور دھنیے کی گری لگا دی ہے + چکنی اور الائچیوں پر ورق بھی لگ گئے ہیں + بن بھنے تیار رکھے ہیں + آپ صرف پانوں کی گلوریاں اور لقمیاں بنا کر ان پر ورق لگالیں اور تھوڑے سے پانوں کی مچھلیاں بنالیں + اس سے ذرا خوبصورتی ہوجائے گی +

سرور۔ بہن تم نے تو خوب سہل سے سب کام کر رکھے ہیں اس سے بہت آسانی ہوتی ہے + جو بیبیاں اپنے کاموں کو وقت بے وقت

---

[1] رسم جو بات ٹھیرانے آئے تھے ان کے لئے جاتی ہے [2] کوارے ناطے طرفین سے خالی برتن نہیں جاتے۔ خواہ باہم کتنا ہی لین دین ہو +

پر موقوف رکھتی ہیں ان کی کوئی چیز سلیقہ اور ڈھنگ کی نہیں ہوتی - بلکہ وہ وقت پرست پٹا جاتی ہیں + بُوا تم نے عطر کی شیشی پر بھی کچھ کام بنوایا ہے - جو کہ سمدھیوں کے لئے جائے گی اور عطر کا ہے کا منگایا ہے ؟

انور بیگم - شیشی پر میں نے خود ہی مقیشی کام بنایا ہے - اور اس کی گردی پر سلمہ ستارہ کے پھول بنا کر چاروں طرف گوکھرو لگا کر گنگا جمنی کرن ٹانک دی ہے - اور عطر موتیا کا منگوایا ہے - کیونکہ بہار کے موسم میں لوگ اسی کو زیادہ پسند کرتے ہیں +

سرور - لو یہ تو ہم نے مارا مار کر کے کشتیاں تیار کر دی ہیں + اب مزدورنیوں کو بُلا کر اپنے آدمیوں کو ساتھ کر کے بھیج دو + پھر اپنے ہاں کے حصّے بانٹ دو + دو ایک روز رکھ کر دو تو لوگ کہتے ہیں کہ اشتا پستا کر حصّے دیئے + منور بیگم نے مٹھائی تو عُمدہ بھیجی ہے +

انور - گھنٹے والے کے ہاں کی ہوگی + ہم لوگوں میں اسی کے ہاں سے آتی ہے + آپا میں حصّے اس لئے ابھی تقسیم نہیں کرتی کہ منور بیگم کے ہاں جو کشتیاں گئی ہیں اُن میں ترکاری آئے گی + وہ اور یہ مٹھائی ساتھ ہی بانٹوں گی - دو دو دفعہ کون جھگڑے میں پڑے +

منگنی کا چڑھاوا

شوکت بیگم (منور کی بہن) عظیمن منور کہاں ہیں ؟ بیگم مجھے خبر نہیں - دیکھو شاید اندر ہوں گی - اے لو وہ آ گئیں !

شوکت - منور بیگم تم کیا کر رہی تھیں ؟

منور - آپا کچھ بھی نہیں - دُلہن کا جوڑا تیار کر کے صندوق میں رکھنے گئی تھی + اور تو وہ سب طرح سے اچھا ہے - مگر پاجامہ کا ٹھپہ ذرا ہلکا رہا +

شوکت - مجھے دکھاؤ اور بتاؤ زیور کیا کیا لیا ہے - جو کچھ لینا ہو ہیرا صراف کے ہاں سے خریدنا جس کی دریبہ میں دُکان ہے + اس کا مال اچھا اور کھرا ہوتا ہے - اور وقت پر تیار مِلتا ہے +

منور - میں نے ہیرا ہی کے ہاں سے لیا ہے + فی الحال چوہے دنتیاں اور کانوں کے لئے بجلیاں اور سہارے لئے ہیں + منگنی میں زیادہ کون چڑھاتا ہے سوائے دو ایک شوقین لوگوں کے +

شوکت - بس یہ زیور اور کپڑے ٹھیک ہیں + چلو جلدی کہیں کشتی میں لگاؤ اور اَور کام کرو - شام ہونے کو آرہی ہے + مہمانوں کے آنے کا وقت قریب چلا آتا ہے + تھوڑی دیر میں مہمان اُترنے شروع ہونگے + دوسرے پرائے گھر سمدھن بن کر جانا ہے - جلدی جانا چاہیئے +

بیٹی والوں کا گھر

صاف ستھرا مکان ہے - دالان اور کمروں میں اور صحن چبوترے پر سفید برف سا بچھونا ہو رہا ہے + کورے مٹکے - صراحیاں گلاس ایک طرف رکھے ہیں + لیمپ دیوارگیریاں - لال ٹینیں جا بجا لگی ہیں + ابھی روشن نہیں ہوئیں + پٹاری صاف اُگالدان دھوئے ہوئے ہیں +

انور بیگم ۔ نصیبن سب کے ہاں اچھی طرح بلاوے دے آئی ہو کہ آج ہی کی منگنی ہے + کبھی کوئی شکایت نہ کرے + اس لئے میں نے زبانی بلاووں پر اکتفا نہیں کیا ۔ رقعے بھی بھیج دیئے ہیں + اکثر بیبیاں اپنی تھوڑی سی کاہلی کے مارے صرف زبانی بُلاوے پر بھروسہ کرتی ہیں جس سے ہمیشہ غلطی پڑتی ہے ۔ اور سدا کو گلہ شکوہ باقی رہتا ہے + غرضکہ ۲ بجے سے انور بیگم کی سب ہمجولیاں سہیلیاں رشتہ دار آنے شروع ہو گئے + بڑی خوشی سے مبارک بادی جا رہی ہے + انور اور منور آج بہت خوش ہیں ۔ اور مہمانوں کی خاطر تواضع میں مصروف ہیں + پانوں کی کشتیاں تھالیاں آ رہی ہیں + اے لو وہ مالن دُولھا کا پھولوں کا گہنا بنا کر لائی +

سردار ۔ مالن کیا کیا گہنا بنا کر لائی ہو ؟ دُولھا کے بھائیوں کے لئے طرّے بنائے ہوتے +

مالن بیگم صاحب ایک بدّھی اور دو گجرے ہیں اور سات طرّے ہیں سب سے اچھا مقیشی طرّہ تو دُولھا کا ہے ۔ اور سادے طرّے بھائیوں کے ہیں ۔ دُولھا کا گہنا تو اتنا ہی ہوتا ہے ۔ ہاں جو دُلہن کا پھولوں کا گہنا سُسرال سے آئے گا اس میں ٹیکا ۔ کرن پھول ۔ چمپا کلی ۔ دھکدھگی ۔ بازوبند ۔ گجرے ۔ بدّھی ۔ یہ سب ہونگے ۔ سہرا تو ابھی جم ہی جم آئے گا +

شام کا وقت ہے ۔ آفتاب نے اپنا مُنہ چھپا لیا ہے + شفق بڑے شوق سے اس منظر کو دیکھنا چاہتی ہے ۔ مگر چاند ستارے خوشی کے ساتھ اُس کے خوش سُرخ چہرے کو بدلنا چاہتے ہیں + ادھر رات کی تاریکی سب پر اپنا سایہ ڈالتی چلی آتی ہے کہ گوٹے کو چمکا کر ستاروں

کو شرمندہ کرے + لیمپ کی روشنی کافی سے زیادہ ہے جس میں سمدھنوں کے کپڑے جھما جھم کر رہے ہیں + سمدھنیں اُتر رہی ہیں + دروازہ کے آگے دو چار بیبیاں کھڑی سمدھنوں کو اُتروا رہی ہیں + سمدھنیں آآ کر گاؤتکیوں سے لگ کر سوزنیوں پر بیٹھتی جاتی ہیں + ادھر خوانوں کی قطاریں لگی ہوئی ہیں + خوان بہت سارے معلوم ہوتے ہیں + شاید منگنی کی مٹھائی سات من ہو گی +

مراسنوں نے شادی مبارک باد کی دھوم مچا رکھی ہے + سہرے سہاگ گائے جا رہے ہیں + دوسرے کمرے میں دُلھن بنائی جا رہی ہے + ایک سہیلی دُلہن کا سر گوندھ چکی ہے + ہاتھ منہ دُھلا کر کپڑے جو سُسرال سے آئے تھے پہنا دیئے ہیں - اور جو گہنا میکے کا تھا وہ پہنایا ہے + دُولھا والے جلدی کر رہے ہیں کہ رات زیادہ آئی جاتی ہے - دُولھا کو نشان چڑھانے کس وقت جاؤ گے دُلھن جلدی باہر آنے والی ہے +

منور بیگم - بہن سرور بیگم ہماری بہن انور بیگم کہاں ہیں ؟ کہیں دکھائی نہیں دیتیں +

سرور - بُوا وہ دستور کے موافق اس وقت تمہارے سامنے نہیں آئیں گی +

منور - توبہ ہے چھپنے چھپانے کا بھی کوئی دستور ہے ؟ یہ ہم نے آج سُنا ہے +

سرور - تم تو دہلی میں رہ کر انجان بن گئیں - ہمارے ہاں دستور ہے کہ بیٹی کی ماں دُولھا کی ماں کے سامنے منگنی ساچق برات کے دن

نہیں ہوتیں۔ چوتھی کے دن سمن ملاؤ ہوتا ہے +

منور۔ خیر کچھ ہی دستور ہو۔ میں اپنی بہن سے ضرور ملوں گی +

سردار۔ اچھا تم کمرے میں جا کر مل آؤ۔ کون منع کرتا ہے ؟

رحیمن۔ بیویوں ہٹو۔ دُلہن آتی ہے۔ لو یہ سوزنی بچھاؤ اور روشنی پاس رکھو +

شوکت بیگم۔ دُلہن کا مُنہ قبلہ کی طرف کرنا + عظیمن چنگیر پاندان لاؤ۔ جس میں دُلہن کا پھولوں کا گہنا ہے۔ اور سونے کے زیور کا خاصدان بھی لا دو +

منور بیگم نے بدھی میں سے پہلے سات پھول کی پتّیاں توڑ کر الگ رکھ دی ہیں۔ پھر دُولھا کی بہنوں نے دُلہن کے مُنہ میں ہر ایک نے ایک ایک مصری کی ڈلی اور پانوں کی لقمی دی ہے + یہ مصری اور لقمیاں دُلہن کو جو بیبیاں لے کر بیٹھتی ہیں وہ اپنے ہاتھ میں لیتی جاتی ہیں + پھر دائیں ہاتھ کی کلمہ کی اُنگلی میں سونے کی سرخ نگ کی انگوٹھی اور چاندی کا گول چھلا پہنا کر پھولوں کا گہنا اور سونے کا زیور چڑھا دیا ہے + چڑھاوے کے بعد سو روپیہ دے کر فارغ ہوئے اب لڑکیاں بے قرار ہو رہی ہیں کہ کسی طرح سے دُلہن کا مُنہ دیکھیں۔ لیکن جو بی بی دُلہن کو لے کر بیٹھی ہیں وہ ایسی تند مزاج ہیں کہ سب بڑی اور بچیوں کو یونہی ترسا رہی ہیں + کسی کو دُلہن کی صورت نہیں دیکھنے دیتیں + دُلہن نے بھی رُومال والا ہاتھ مُنہ پر ایسا جما یا ہے کہ کہیں کوئی لڑکی مُنہ پر سے ہاتھ ہٹا کر نہ دیکھ لے مگر لڑکیاں کب ماننے والی ہوتی ہیں۔ انہوں نے بھی کہیں نہ کہیں سے

گھونگٹ میں مُنہ ڈال کر دُلہن کی شکل دیکھ کر اپنا اطمینان کر ہی لیا۔ جب چین پڑا ۔

ان رسومات کے بعد دُلہن کو کمرے میں اُٹھا کر لے گئے ۔ بیٹی والوں کی طرف سے ان کے عزیزوں نے سمدھنوں کو شربت پلایا۔ اور پھولوں کے ہار ان کے گلوں میں ڈالے ۔ منور بیگم نے شربت پلائی دی ۔ اِدھر میراسنوں نے پیورے ساجن شربت کا گیت گانا شروع کیا ۔

رسموں سے فارغ ہو کر اب سواریوں کی جلدی ہو رہی ہے ۔ اور سمدھنیں سوار ہو کر اپنے گھر یعنی بیٹے والوں کے ہاں چلی گئیں ۔ سمدھنوں کے جاتے ہی انور بیگم نے دُولھا کا مُنہ میٹھا کرنے کے لئے اپنے بھائیوں اور دُلہن کے بھائیوں کو سمدھیانے بھیجا ۔ اور دُولھا کا پھولوں کا گہنا اور مصری کی ڈلیاں نقلیاں اور سونے کی سبز نگ کی انگوٹھی گول چھلّا ساتھ کر دیا ۔ جو جو رسمیں دُلہن سے کی گئی تھیں وہی دُولھا کے ساتھ ادا کر کے لوگ واپس آ گئے ۔

اس وقت رات کے دو بجے ہوں گے کہ منور بیگم دن بھر کی تھکی ہاری مہمانوں کو کھانا کھلا کر سو گئی ہیں ۔ دوسرے روز صبح کو انور بیگم کے ہاں سے دُولھا کے حصّے کی من بھر مٹھائی (لڑکے والوں کے ہاں سے جو منگنی کی مٹھائی جاتی ہے اس میں سے دُولھا کا حصہ آتا ہے) اور خالی خانوں میں ترکاری ڈال کر منور بیگم کے ہاں بھیج دی ۔ اس کے بعد منگنی کی تقریب ختم ہوئی ۔ اور شادی کا اقرار طرفین سے ایک برس پیچھے کا ہوا ۔

موسم سردی اور عید کا چاند

جاڑے کا اوّل موسم ہے۔ دن کے ۲ بجے ہونگے + انور بیگم کے ہاں بہت سے خوان دالان میں رکھے نظر آرہے ہیں + منور بیگم نے دُلہن کے لئے رنگ ترے حلوا سوہن بھیجا ہے +

انور۔ نصیبن! منور بیگم سے کہنا کہ تم ہر ایک چیز اتنی ڈھیروں نہ بھیجا کرو + یہ لین دین کوئی ایک دن کا تو ہے نہیں۔ خدا رکھے ہمیشہ رہے گا +

نصیبن۔ بیوی یہ ایسی کیا بہت سی چیز ہے؟ انسان کوئی چیز دے تو اپنے لایق دے یا دُوسرے کے +

انور۔ کیوں سب کچھ ہمارے قابل ہے + ابھی چار دن نہیں گزرے کہ خوب دھوم دھام سے عیدی بھیج چکی ہیں +

انور کی خالہ۔ ہاں بی انور تم نے اپنی لڑکی کی عیدی ہمیں نہیں دکھائی + کہو لڑکی کی سُسرال سے کیا کیا آیا؟

انور بیگم۔ خالہ امّاں میں بالکل بھول گئی + جب سے آپ آئیں ہیں۔ مجھے سانس لینے کی بھی فرصت نہیں ہوئی + اب نصیبن کو رُخصت کرلوں تو حاضر ہوتی ہوں +

نصیبن سب کو سلام کرکے اور انعام لے کر چلی گئی + انور بیگم نے سب سامان جو جو قیصر بیگم کی سُسرال سے آیا تھا لاکر اپنی خالہ کے روبرو رکھ دیا +

انور۔ خالہ امّاں دیکھو۔ ایک یہ دُلہن کا چوڑیوں کا جوڑا سچا ہے۔

یہ پچاس جوڑے اور ہیں + پچیس تانبے کے چھوٹے چھوٹے برتن اور باقی چینی بلور کے ہیں کھلونے اور گڑیوں کا سامان ہے + مہندی ۔ شکر ۔ سوتیاں ۔ چھوہارے من بھر خرمیاں اور دودھ اور عیدی کے روپے نقد ہیں +

خالہ اماں ۔ سب سامان اچھا ہے + منور بیگم نے ابھی تک ہر ایک بات حوصلہ مندی سے کی ہے + ابھی کئی موقعے اور تہوار آنے ہیں + اب دو مہینے بعد بقرعید چلی آتی ہے + پھر محرم پر گوٹہ لہر کی قفلیاں ۔ جا نمازیں ۔ شیشے کی پھولدار صندوقچیاں مصالحہ ٹکے ہوئے بٹوے بھیجنے ہونگے + پھر آم خربوزے ۔ تربوز کا موسم چلا آتا ہے ۔ ابھی تم خوشی خوشی لئے جاؤ ۔ جب شادی ہو جائے گی تو یہ کل موقعے تم کو نبھانے ہوں گے + یہ بتاؤ کہ دولھا کو تم نے کیا بھیجا ؟

انور بیگم ۔ میں نے دولھا کے لئے رومال ۔ ٹوپیاں ۔ مٹھائی ۔ عیدی کے روپے بھیج دیئے ہیں + کئی ٹوپیاں بہت بھاری ہیں ۔ اور جو کہ ٹوپیاں اور رومال دولھا کے بھائیوں کو بٹ جاتے ہیں وہ

---

۱ دہلی کے گوٹے میں کھدرے کو باریک کتر کر رنگ برنگ کا رنگتے ہیں + اور دھنیے کی گری خربوزے کی گری تینوں کو خالی بھون کر کتری ہوئی چھالیا ۔ چھوٹی بڑی الائچی ۔ چکنی ۔ املی کی چیاں سب کو ملا دیتے ہیں +

۲ کاغذ کی صندوقچی کی صورت کی کتر کر ریشمی کپڑا اور دھنک لگا کر بناتے ہیں ۱۲

کچھ ہلکے ہیں +

خالہ - خیر بیٹی سب کچھ اچھا اور بہت خاصہ ہے + خدا سنجوگ اچھا کرے - اور لڑکی کا بیاہ ایسا بھاگوان ہو کہ لڑکے کیلئے بھی نیک گھڑی آئے +

ساون کا مہینہ

بارش خوب ہو رہی تھی + آسمان پر سُرمئی بادلوں میں بجلی کی تڑپ جانے والی دھنک اپنا رنگ دکھا چکی ہے - تو بھی گھنگور گھٹا گھر گھری ہے + ابر کے پہاڑ کے پہاڑ ایک جگہ جمع ہوتے اور نیچے کو اُترتے نظر آ رہے ہیں + لیکن اس وقت سب بادلوں پر ایک خموشی چھائی ہوئی ہے - گویا کسی آواز کو کان لگا کر سُن رہے ہیں + شاید انہیں کہیں سے رقص سرود کی محفل دکھائی دی ہے + اوہو ضرور انور بیگم کی لڑکی کی ساونی آئی ہو گی - جس کے دلچسپ سین کو نیلے آسمان کو چھپا دینے والے بادل بڑی خوشی سے دیکھ رہے ہیں + یہ منظر ہوتا ہی قابل دید ہے - اس موسم کی خوبیوں سے ہر دل کو دلچسپی ہوتی ہے +

بڑا وسیع مکان ہے - کھلا ہوا صحن ہے + ایک طرف کو شامیانہ بندھ رہا ہے + اس کے نیچے فرش ہو رہا ہے + اچھے اچھے گملے رکھے ہیں - جن میں پھولدار درخت لگے ہیں + الگنائی میں کھم گڑے ہیں - اور اُن پر پکا لال سبز رنگ کا روغن ہو رہا ہے + ریشم کی رسی کا جھولا ڈالا ہے + رنگ آمیزی کی پٹبریاں پڑی ہیں + اُس پر

دُلہن بیٹھی ہے + دوسری طرف دُولھا کی بہن کو بٹھادیا ہے +
نند بھاوج جھول رہی ہیں۔ دُلہن بھاری جوڑا پہنے ہوئے ہے +
گلابی کریپ کا دوپٹہ۔ ریشمی گلابی قمیص ہے۔ اور سبز گورنمنٹ کا پاجامہ
ہے + بہت سی لڑکیاں باری باری سے جھول جھول کر اُتر رہی
ہیں + مراثنیں "گڑاری ہنڈولا میرے بابل گھر" گا رہی ہیں +
سامنے آم اندرسوں کا ڈھیر لگا ہوا ہے + چوڑیوں کے جوڑے
فریدآباد کی مہندی رکھی ہے + باورچیخانے میں کڑھائی چڑھی ہے +
پکوان تل کر مہمانوں کو دیا جا رہا ہے + دُلہن بہت شرمائی ہوئی
بیٹھی ہے + ضرور دُولھا کی ماں یہ سامان اپنے ساتھ لے کر آئی
ہوں گی۔ کیونکہ بڑے ارمان والی بیبیاں آپ بھی ساتھ آجاتی
ہیں +

فتی مراسن۔ اللہ رچ سہاگ قایم رکھے! شادی کی گھڑیاں
آئیں بیلی بیٹیوں راج کرے + خدا اتنا دے کہ دھر دھر بھولے +
دُلہن کے ہاتھ کی چاندی کی بیل بارہ ماشے کی نچھاور آئے۔
غریبوں کا پیٹ پلے +

انور بیگم۔ بہن منور بارہ بج گئے ہیں۔ کھانے کا وقت قریب
ہے۔ پہلے کھانا کھالو۔ ورنہ لوگ کہینگے کہ ڈھول پر ڈھول ٹوٹے
روٹی کا کنارا نہ ٹوٹے + کھانے سے بچنت ہو کر آرام کرو + پھر دو
تین بجے دُلہن کو جھلانا +

منور بیگم۔ ہاں دُلہن بھی اب تھک گئی ہو گی + کون وقت ہو گیا
ہے۔ اُس غریب بے زبان کو بیٹھے ہوئے + اب اس کو اندر کمرے

میں لے جاکر لٹادو +
کھانے سے پہلے ایک نوکر کے ہاتھ میں آفتابہ ہے - اور کندھے پر تولیہ پڑا ہے + دوسری کے پاس سلپچی ہے + یہ دونوں ہر ایک مہمان کے سامنے جاتی ہیں - اور ان کے ہاتھ دُھلا کر آگے بڑھتی جاتی ہیں + اسی طرح کھانے کے بعد بھی ہاتھ صابن وغیرہ سے مہانوں کے صاف کرائے جائیں گے + دسترخوان بچھ گیا ہے - گھر کی دو تین بیبیاں کرسی پر بیٹھی کھانا نکلوا کر بھیجتی جاتی ہیں + نوکریں لا لا کر دسترخوان پر باقاعدہ چُنتی جاتی ہیں + سقنی صراحی گلاس لئے کھڑی ہے - کہ کھانے کے بعد سب کو برف کا پانی پلائے + مہمان کھانے سے فارغ ہو گئے ہیں + پان کی کشتیاں تھالیاں آرہی ہیں + اُگالدان صاف ستھرے سامنے رکھے ہیں + فراشی پنکھے جھلے جا رہے ہیں + پردے چھوڑ دیئے گئے ہیں تاکہ مہمان کچھ دیر راحت پائیں + تیسرے پہر کو تھوڑی دیر پھر دُلہن کو جھولا جھلایا گیا - اور ۷ بجے سے مہانوں کی سواریاں آنی شروع ہو گئیں + سب اپنے اپنے گھر رخصت ہوئے + ان کے ساتھ ہی ہمارا خوش گوار مہینہ بھی رخصت ہوا اور رجب کا چاند چڑھا +

رجب کا چاند

آج کل چاروں طرف سے شادیوں کی آوازیں آرہی ہیں + عید - بقرعید - رجب - ان تینوں مہینوں میں کثرت سے بیاہ شادی ہوتے ہیں + اس نیک مہینے میں ہماری بے زبان

(یعنی دُلہن) قیصر بھی دوسری دنیا میں لائی جائے گی + آج دُولھا کا جوڑا منگایا ہے کہ اس کے نمونہ کا برات کا جوڑا بنایا جائے + جوڑے کے ساتھ جو مٹھائی آئی تھی وہ بٹ رہی ہے + مزدورنیوں کا ہجوم ہو رہا ہے +

انور - آپا دُولھا کا ایک جوڑا درزی کے ہاں دے دو + برات کے دن تو خلعت دیا جائے گا - اس کے لئے ایک تھان کم خواب کا اور ایک کوئی اَور قسم کا اچھا کپڑا ہو اس میں سے چار پانچ گز لے لو - اور اچکن کا تھان دو شالہ بنارسی سیلہ مندیل اور ایک دو درجن ریشمی رومال خرید لو + خلعت میں کل سات پارچے ہوتے ہیں - اور مائیوں کے کپڑے درزی کے ہاں جائینگے - اس سے کہو کہ ایک حیدرآبادی اچکن زرد کپڑے کی بنا کر اس پر پتلی کارچوبی بیل لگا دو + آجکل گوٹے کے کپڑے کون پہنتا ہے - مگر جب ہمارے ہاں سے جائینگے تو گھنٹے آدھ گھنٹے تو اُنکا ہی لینگے + ٹوپی - سیلہ قمیص - پاجامہ - رومال لُنگی کھیس یہ مائیوں کے لئے لیا ہے + جوتی تو سبز سلیم شاہی زردوزی خرید لوں گی + جو چیزیں باقی رہی ہیں آج ہی منگوا لوں گی +

سرور بیگم - اَور جہیز کی تو کہو کہ کچھ باقی تو نہیں رہا - کبھی وقت پر سوئیاں مارنے کو بیٹھو + یہ دس دن آنکھ بند کئے نکل جائیں گے - ان کی کیا اصل ہے +

انور - آپا میں نے اپنے نزدیک تو جہیز نک سے سُک تیار کر لیا ہے + جوڑوں میں ٹانکے بھی لگا دیئے + تو ابیٹی گودڑ پیٹی مثل مشہور ہے - اتنی جلدی کرتی ہوں پھر بھی کوئی نہ کوئی چیز نکلی آتی ہے + آج قلعی

گر کے ہاں سے جہیز کے برتن بھی آجائیں تو جہیز کی فہرست بھی لکھوالوں + بہت لوگوں میں دستور ہے کہ عین وداع کے وقت جہیز کی فہرست لکھی جاتی ہے + اس دن اَور بھی بہتیرے کام ہوتے ہیں۔ پینڈیوں کا سامان اور بھوڑے کا کھانا جو برات کے دن دلہن کے ساتھ جاتا ہے۔ اس کا حساب کرکے اب ہی منگوالو +

بیٹے والوں کا گھر

شوکت بیگم۔ منورہ ۱۱ رجب کی وداع قرار پائی ہے تو آج سے آٹھ دس دن باقی ہیں + جو کچھ کام ہو ان ہی چار پانچ دن میں نمٹالو + بری کا سامان خرید لو + نقل کتنے بنے کو کہے ہیں؟ شاہدرہ سے نقل لو گی یا یہیں سے؟

منور۔ میں نے چھ من نقلوں کو کہا ہے + بیس سیر قرص۔ دس سیر مصری کے کوزے۔ پندرہ سیر میوہ۔ ساڑھے پانچ سیر کلاوے اور مہندی کل ساڑھے سات من بری ہو جائے گی + ہمارے کنبے میں سب کے ہاں اتنی ہی بری آتی جاتی ہے + نقل شہر سے ہی خرید لئے جائینگے بُوا شاہدرہ کی کیا ضرورت ہے؟

شوکت۔ دُلہن کا چوتھی کا جوڑا چاروں چالوں کے چار جوڑے سل گئے ہیں + ہاں چاندی کی کنگھیاں۔ عطر کی شیشیاں۔ گلاب کا شیشہ۔ تیل کی کپی۔ چاندی کی چھوٹی سی کشتی جس میں دُلہن کا زیور رکھ کر جائے گا اور جوتی کے گھنگرو یہ سب موہن سنار سے کہو کہ آج ہی دے دے + کنگھی دان۔ مسی دان شیشوں کی گردیاں

سہاگ پڑے کے اوپر کا کپڑا یہ سب چیزیں تو تیار ہو گئی ہونگی ؛
منور۔ آپا مجھ سے تو جہاں تک ہو سکا مارا مار کر کے پہلے سے سب کچھ سی پرو رکھا ہے۔ نام کو تو بیٹے کی بری بازار میں کھڑی کھی جاتی ہے، مگر جب لے کر بیٹھو تو بہتیرا ان سن سینا نکلا چلا آتا ہے۔ دُلہن کے حصے کا کھانا جو برات کے دن جائے گا اس کا بھی حساب لکھوا دیا ہے۔ اور گندھی سے سانچق کے لئے آرایش کا سامان بنانے کو کہہ دیا ہے ؛
شوکت بیگم۔ کیا آرایش کی سانچق لے جاوینگے؟ اب تو اس کا دستور کم ہوتا جاتا ہے ؛
منور بیگم۔ ہاں آپا جان میں تو آرایش کی سانچق لے جاؤں گی۔ مجھے اس سے شوق نہیں کہ خوان بڑا۔ خوان پوش بڑا کھول کر دیکھا تو آدھا بڑا۔ اتنے بڑے بیاہ میں صرف دو تانبے کی ٹھلیاں، ساری زیبایش انہیں کی ہوتی ہے، ٹھلیوں میں ایسا کون سا خرچ ہوتا ہے؟ ایک سَو دو سو ٹی کی ٹھلیوں پر کمہاری بھوڈل بھر کر رنگ کے پھول بنا دیگی۔ اور گندھی ابرق کی چیزیں بنا لے گا۔ اے بی پانچ سیر چھالیا کتروالی ہے اور تین سیر کتھا منگوایا ہے۔ چونا بھی چھن گیا ہے ؛
شوکت بیگم۔ وا بی منور بیگم بہن تم تو ایسا ناکافی ہو پانچ سیر چھالیا سے کس کی ناک میں دھونی دو گی؟ کم سے کم دس پندرہ سیر تو منگائی ہوتی۔ بچ رہتی گھر میں کام آجاتی ؛
منور بیگم۔ بُوا تمہارا خیال اس وقت کدھر ہے؟ سمدھیانے سے جو پان زردہ چھالیہ آئے گا۔ یہ اور وہ مل کر پوری ہو جائے گی۔ اور

میرے گھر کے خرچ کی الگ ہے +
شوکت بیگم - منور شکر ہے کہ آج تمہارے ہاں کی توڑا[۵] بندی تو ہو چکی کیا شہر کے سب رئیسوں رشتہ داروں میں حصے بٹ گئے ؟ بڑی جلدی تمہارے میاں نے بھگتا لیا +
۱۲ رجب کی مائیوں - ۱۳ کی سانچق - ۱۴ کی برات - ۱۵ کی وداع - ۱۶ کی چوتھی
انور - منور دونوں گھروں کی مرمت ہو چکی ہے + قلعی پھر کر مکان سفید انڈا سے نکل آئے ہیں + کاٹ کباڑ کوڑے کرکٹ سے گھر پاک ہے + ایک طرف کورے مٹکے آبخورے - لوٹے دھوئے دھائے رکھے ہیں - فرش بھی سب دالان اور کمروں میں ہو رہا ہے + صحن چبوترے پر ابھی صرف دری ہی بچھی ہے + شامیانہ لگ گیا ہے + پچیس بتی کے لیمپ - اور چھوٹے بڑے لیمپ - دیوار گیریاں - فتیل سوز - شمعدان - لال ٹین - دیا سلائی کے بکس - ہر دالان اور کمروں میں رکھے ہیں + جھجری صراحیاں موجود ہیں کہ مہمانوں کو کسی طرح کی تکلیف نہ اٹھانی پڑے + مکان کی صفائی اور ضروری چیزوں کی موجودگی جس کا خیال ہر ایک خانہ دار کو شادی کرنے سے پہلے لازم ہے ہر طرح قابل تعریف ہے +

---

[۵] توڑے میں پلاؤ بریانی - زردہ متنجن - مزعفر - کباب سیخ کے - گولیوں کے شامی دو تین طرح کے سالن - فیرنی - یاقوتی - یاقوتی - اچار چٹنی - مربہ - رائتہ - بورانی خمیری روٹی - گاؤ دیدہ - گاؤ زبان - شیرمال - باقرخانی - یا تو برات کے دوسرے دن ولیمہ کی دعوت ہوتی ہے یا توڑے بٹتے ہیں +

آج ۱۲ تاریخ ہے - قریب قریب کے کنبے کے رشتہ دار دونوں طرف اکھٹے ہو گئے ہیں - دُلہن کی مائیوں کے زرد کپڑے رنگے جا رہے ہیں - اور بہنیں کپڑے رنگائی کا نیگ مانگ رہی ہیں + بہت سے خوانوں میں پینڈیاں لگائی جا رہی ہیں + اوبٹنا[۱] سینیوں میں لگا رکھا ہے + ایک اوبٹنے کی سینی میں تیل کی تلبنے کی کپّی رکھی ہے - اس میں چنبیلی کا تیل بھرا ہے + ایک کشتی میں دُولھا کا جوڑا لگا رکھا ہے - اور اس پر کھیلیں بتاشے پڑے ہیں + چاندی کا تھالی جوڑ[۲] - دودھ دان چمچہ اور (دُولھا کے دودھ پینے کو دودھ + جاتا ہے اور روپے بھی ساتھ جاتے ہیں) ایک شاخہ دو شاخہ سیلپچی آفتابہ گھڑیا (نہانے کو) یہ بھی سینیوں میں رکھے ہیں + ایک بڑی سی غوری میں سات پینڈیاں ورق لگے ہوئے ہیں - اور اس پر اتنا ہی بڑا سرپوش ڈھکا ہے + چھوٹی لگنی میں اوبٹنا گھلا ہوا ہے + چوبی چوکی پر ریشم سے کڑھی ہوئی سوزنی[۳] بچھی ہے + اس پر دُلہن کو زرد کپڑے پہنا کر بٹھا دیا ہے + دُلہن کا منہ قبلہ کی طرف کیا ہے - دونوں ہاتھ پھیلا دیئے ہیں + پہلے گھر کے مردوں سے دُلہن کے ہاتھ میں پان رکھوا کر ساتوں پینڈیاں رکھوالی ہیں اور سب اپنے اپنے موقعے کے موافق روپیہ دے کر چلے گئے + پھر دُلہن کی بہن نے

---

[۱] چنبیلی کی کھلی میں خوشبودار ہلدی ملا کر بناتے ہیں [۲] ایک تھالی اور کٹورا اور سرپوش ہوتا ہے ان تینوں کو تھالی جوڑ کہتے ہیں [۳] لکڑی پر کپڑا منڈھ کر رنگ کے پھول بناتے ہیں +

پینڈیاں اٹھاکر غوری میں رکھ دی ہیں - اور دُلہن کے منہ میں سب نے پینڈی کے ٹکڑے دیئے ہیں - اور پھر ہاتھ میں روپیہ سے اٹھا اٹھا کر اوبٹنا رکھ رہے ہیں - اور اپنے رشتے اور مقدور کے موافق سب نے دودھ پینے کے نام سے روپے دیئے ہیں + اس کے بعد دُلہن پر سے نچھاور ہونے لگے - مراسنیں گا رہی ہیں -

بنو ہے نے دان سیانی ہونے دو

کھانے نہ جانے پینڈیاں لاڈو میری باندھے نہ جانے بند - سیانی ہونے دو باوا نے کس دیا ڈولا - اماں بی بی جانے نہ دے سیانی ہونے دو

بنو ہے نے دان سیانی ہونے دو

ماہیوں کا شگون کرکے دُلہن کو اندر اٹھا کر لے گئے - اور کل سامان دُلہن کی چھوٹی پینڈیاں اور اوبٹنا دُولھا کے لئے بھیج دیا + وہاں بھی دُولھا کے ساتھ اسی طرح رسم ادا کی جائے گی +

۱۳ - رجب

شام کا وقت ہے - بازاروں میں عموماً اس وقت بہت رونق ہوتی ہے - خصوصاً چاندنی چوک - چاوڑی بازار - زیر جامع مسجد ان پُربہار بازاروں میں سے گزر کر ہماری قیصر کی سانچق جا رہی ہے - جس کی خوبصورت چیزوں اور سلسلہ بندی نے اور بھی بازار کی رونق کو ترقی دے رکھی ہے + بازار کے راستہ چلنے والے کھڑے تماشا دیکھ رہے ہیں + سب سے اول سمدھنوں کی گاڑیاں ہیں + ان کے پیچھے سُہاگ پٹارا اور باد افرنیکے پرڑے ہیں -

ل یہ چیزیں سنہری - روپہلی - ابری اور پنّی وابرک سے (باقی حاشیہ بر صفحہ ۲۱)

(اُس لمبے مینار کی صورت پُڑوں میں شکر ہوتی ہے) مہندی کے پُڑے رنگ کی شیشیاں - ابری کے خانوں میں رکھی ہیں - اس کے پیچھے چوڑنوں کی کشتیاں کلاوے کا خوان آرہا ہے + تانبے مٹی کی ٹھلیوں کا تار لگا ہوا ہے + کئی ٹھلیوں میں شربت ہے + کسی میں دہی کا پانی ہے + کل ٹھلیوں کے گلوں پر آٹے کی مچھلیاں کلاوے سے بندھی ہوئی ہیں + میوے کے خوان - قرص - مصری وغیرہ سب ساتھ ہیں + پنچیاں (مشعلیں) روشن ہوتی جاتی ہیں + غرضکہ بڑے کروفر کے ساتھ دُلہن کے گھر پر سانچق آئی اور سمدھنیں اُترنے لگیں +

انور بیگم - آپا جان دیکھنا سمدھنیں اُتر رہی ہیں - ان کے عطر اور صندل لگانے کو دروازہ پر کوئی کھڑا ہے یا نہیں؟

سرور بیگم - ہاں وہ دیکھو دونوں بھاوجیں کھڑی ہیں - ایک مانگ کو صندل لگا رہی ہیں - دوسری عطر لگاتی جاتی ہیں + عطردان ہاتھ میں ہے + انور اب تم جاؤ - بس تماشا دیکھ چکیں + جو جو گہنا تم کو دینا ہے آج ہی پہنا دو - اور جہیز میں جو سب سے بھاری جوڑا ہے - وہ آج کے دن پہنانے کا دستور ہے + دُلہن کے بنانے کی جلدی کرو +

انور - اچھا میں جا کر دُلہن کو بناتی ہوں + آپ بری کے خوانوں کو سنبھال کر رکھ دیں + اس وقت خالی نہ کریں - کل صبح سب دیکھ بھال کر خالی کر دیئے جائینگے +

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۲) گندھی بناتے ہیں - جو بہت خوبصورت معلوم ہوتی ہیں + رونق تو ان کی بہت ہوتی ہے - مگر بعد میں محض فضول جاتی ہیں +

دُلہن کو باہر لا کر بٹھا دیا ہے + منگنی کی طرح اس وقت بھی مصری کی ڈلیاں لقمیاں مُنہ میں دے کر پھولوں کا گہنا پہنا کر زیور چڑھا رہے ہیں۔ جس کی تفصیل ناظرین کو سنانی ضرور ہے + جھومر۔ نتھ۔ جڑاؤ بالے۔ ٹیپ۔ گلوبند۔ چندن ہار۔ دھکدھکی۔ بازوبند۔ نورتن۔ بھوج بند۔ ہاتھوں میں دست بند۔ جڑاؤ پچھے۔ حباب۔ تیتر پنکھی کی نوگیریاں + گیری۔ پیروں میں رم چھول۔ کل چودہ رقمیں ہیں + چڑھاوے کے بعد گیارہ اشرفیاں پچاس روپے نقد منہ دکھائی کے دے کر سات رنگ کا میوہ جو سُرخ قند کے رومال میں بندھا تھا دُلہن کی گود میں رکھ کر مبارک بادی دی + دُولھا کی ماں بہنوں نے نچھاور کی + سب نے بڑی مشکل سے دُلہن کا ہاتھ ہٹا کر صورت دیکھی + چاروں طرف سے "دُلہن خاصی چاند سی ہے" کی آواز آ رہی ہے + سمدھنوں کو شربت پلایا۔ گلوں میں پھولوں کے ہار ڈالے۔ پھر پان زردہ کی کشتیاں دی گئیں + منور بیگم نے شربت پلائی اور مراسنوں کا نیگ جوگ دیکر سواریوں کا غل ڈال دیا۔ اور سب اپنے گھر چلی گئیں + پھر دُولھا کے نشان چڑھانے کو انور بیگم نے مردوں کو بھیجا۔ اور وہ بھی سب رسمیں ادا کر کے تیرہ اشرفیاں اور چالیس روپے دے کر چلے آئے[1] +

۱۴۔ رجب

انور۔ اماں جان سمدھیانے سے صحنکیں آئے ہوئے دیر ہونے کو

---

[1] جب آرائش کی سانچق ہوتی ہے تو اس کے ساتھ دُولھا اکثر آتا ہے۔ اور اس کو خلعت وغیرہ دیا جاتا ہے +

آئی۔ اور ہمارے ہاں ابھی ویرو ارہی چلی جاتی ہے + صحنکوں کے لئے پانچ سیر گلشتے اور ترکاری ملائی یہ تو سب تیار ہیں۔ فقط مٹی کے طباقوں میں زردہ نکال کر اور سب چیزیں اس پر رکھ کر طلائی نقرئی ورق لگاتے ہیں + منور بیگم کے ہاں سے پندرہ آئی ہیں۔ ہم سترہ بھیج دیئے ہیں + اس وقت نہیں کہاں چلی گئیں؟ نیگ کے وقت جھگڑنے کو ہوجائیں گی۔ کام کے لئے غائب ہیں ان کو بلاؤ کہ بی بی کے کونڈے پر بیٹھ کر دُلہن کا جوڑا قطع کرلیں + اماں جان چوتھی کا جوڑا جورات کو آیا ہے بہت بھاری ہے + دوپٹے اور محرم کرتی پر اور پائجامہ کے پٹھے پر لسواں کارچوب ہو رہا ہے + پاجامہ کا زربفت بھی بہت بڑھیا ہے + یہ جوڑا شاید علی جان والوں کے ہاں بنا ہوگا + مگر مجھے تو یہ بوجھل کپڑے ایک آنکھ نہیں بھاتے۔ اور گھیتلی جوتی اور ریت کے جوڑے سے تو مجھے دل سے نفرت ہے + ان میں نہ وضع داری نکلتی ہے۔ اور نہ خوبصورتی سوائے خرچ اور نام وری کے + کسی لڑکی سے یہ پہنا نہیں جاتا + ایسے کپڑے صندوق میں سینتے رکھے رہتے ہیں +

والدہ انور۔ شاباش بیٹی۔ پرانی رسمیں ایسی زٹیل ہوگئیں کہ تم ان کی ہجو بناتی ہو + ابھی زمین سے تو اُکسو۔ گھیتلی جوتی پر جو دُلہن پنا برستا ہے وہ سلیم شاہی یا گول پنجے کی جوتی پر نہیں نکلتا۔ اصل یہ ہے کہ گھیتلی جوتی اور ریت[۱۵] کے جوڑے ہی سے دُلہن معلوم ہوتی

[۱۵] ریت کے کپڑوں میں سرخ دوپٹہ ہوتا ہے۔ اور تین گز سرخ کپڑے کو (بقیہ بر صفحہ ۲۶)

ہے + اور یہ ہی چار دن کا پہناوا ہے - پیچھے کون پہنتا ہے ؟

۱۵ - رجب

آج ۱۵ - تاریخ ہے - برات کا دن ہے - شام سے مہمان آنے شروع ہوگئے ہیں + دونوں طرف عام مہمان داری ہوگی + اپنے پرائے جمع ہونگے - کیونکہ کل دُلہن کی وداع ہے + آج ہی دُلہن کے حصے کے کھانے کی دیگیں آئیں گی - جس کا پیچھے تخمینہ ہوا تھا + رات کو دُلہن کے اماّمی مہندی لگائی جائے گی + پھر صبح کے تین چار بجے اس کو نہلائینگے + رات کے تین بجے سے گھر میں صفائی ہو رہی ہے + سب طرف جھاڑوئیں پِل رہی ہیں + چاندنیاں اُجلی بدل کر سوزنیاں پلٹی جا رہی ہیں - کہ اب سمدھنیں اُترتی ہوں گی + روشنی بھی ہر جگہ کر دی گئی ہے + گھر کے مہمان جلدی جلدی کوئی منہ دھو رہا ہے - کوئی کپڑے اپنے اور بچوں کے بدلوا رہا ہے + غرض بڑی ہا بڑ دوڑ ہو رہی ہے + آج سب مہمان بھاری سے بھاری جوڑا بدلینگے + آنچل پلو کے دوپٹے اور بہت سا گوٹا مصالحہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۵) لبان میں دُہرا کر کے سی لیتے ہیں - اور دونوں طرف ایک ایک بالشت بن سلا چھوڑ دیتے ہیں کہ بازو میں آ جائے - اور گلے کے پاس پھاڑ دیتے ہیں + پاجامہ سبز ریشمی ہوتا ہے + اس کے سوا گز کے لمبے دو ٹکڑے کر کے تھیلے کی طرح سی کر نیفہ موڑ کر بیچ میں سے جوڑ دیتے ہیں + سب پر روپہلی ٹھپّہ لگاتے ہیں + سوائے کپڑے لٹے ہوئے معلوم ہونیکے کوئی خوبصورتی نہیں ہوتی بعض لوگ سیئے ہوئے ہی معمولی کپڑے بھیجتے ہیں ع

ٹکے ہوئے پائجامے اور جتنا زیور جڑاؤ اور سادہ ہوگا وہ پہنا جائیگا +
غرضکہ جس کو اس لداؤ کی سہار نہ ہوگی وہ بھی دنیا کے دکھاوے یا
رسم کے موافق یا اپنی ساس یا ماں کے کہے سنے سے ان کی خوشی
پوری کرنے کے لئے سب ایک ہی رنگ میں رنگین ہونگے + جو
سادگی پسند بیبیاں ہلکے زیور اور سادے کپڑے پہنکر شریک شادی
ہوں گی ان کو علاوہ نام دھرائی کے انگریزیت پسندی کا خطاب
الگ ملے گا + پرانی وضع داری سے جہاں کسی نے پاؤں باہر نکالا
اور نکتہ چینی کی گئی +

دوسری طرف چار سہاگنیں چھپر کھٹ پلنگ کو درست کر رہی
ہیں + چھپر کھٹ پر پہلے اوتچہ بچھا کر اس پر توشک چادر بچھائی ہے
اور چاروں کونوں پر سیج بند کستے ہوئے چاروں کچھے کھنچی جاتی ہیں۔
اور باندھتی جاتی ہیں + پہلو کے تکیے گل تکیے - سرہانے کا تکیہ رکھ کر
پلنگ پوش ڈال دیا ہے + پلنگ پر بستر بچھا کر سیج بند کس دیئے
ہیں + پلنگ چھپر کھٹ چاندی کے ہیں - چھپر کھٹ کی چھتری پر چین
اور گوٹے کا کام ہو رہا ہے سرخ زری کا پردہ پڑا ہے +

دولھا کا گھر

صبح کا سہانا وقت ہے - چاندنے ابھی تھوڑا سا اپنا چہرہ نکال رکھا
ہے - ہلکی ہلکی ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے + بہار کا موسم ہے - گلابی جاڑا
ہے - درختوں پر شبنم پڑی ہے - پھول تر و تازہ ٹہنیوں پر لہلہا رہے
ہیں + کہیں پھولوں کا تختہ کھل رہا ہے - کہیں کلیاں چٹک رہی ہیں +

فرش مخملی پر شبنم کے موتی بچھے ہیں + اس وقت کا قدرتی نظارہ بڑا پُر لطف
ہے + کہیں سے دھوم دھام کی نوبت کی آواز آ رہی ہے + نفیری
میں سے صبح کی ٹھمری نکل رہی ہے + "مرغ چمن بانگ دے رہا ہے +
اُٹھو سحر ہو گئی" + جس کے سنتے ہی چرند اور پرندا پنے اپنے گھونسلوں
میں سے سر نکال کر مبارک باد دیتے ہوئے درخت کی ایک ٹہنی
پر سے پھُر پھُر کرتے ہوئے دوسری پر اُڑ رہے ہیں + انہوں نے
یہی اپنی مالک چمن کی شادی پر چھوٹا سا جلسہ منایا ہے + اپنے
ہاں کی پرند ڈومنی کو بُلا کر سہرے سہاگ گوا کر شگون کر لیا ہے +
اِدھر انسانوں میں ہل چل پڑ گئی ہے + ہاتھ کی میری پات کی
تیری ہو رہی ہے + کوئی لوٹا لیتی ہے ۔ تو کوئی بھاگی ہوئی آسمان
کو جا کر دیکھتی ہیں کہ اے بُوا صبح ہو گئی ۔ کوئی ہیں کہ سر گندھوا کر
جھٹ جھٹ مُنہ پر چھپکے مار رہی ہیں + کوئی کپڑے زیور بدل کر
زیور پہنتی ہیں ۔ کوئی کاہل ہیں کہ ابھی بستر ہی پر پڑی اینڈ رہی ہیں +
کہیں بچیاں اندھیرے سے چلاّ رہی ہیں + کہ ہم بیوڑی کچوریاں
خریدو و ہم مڑیاں لینگے + صبح صادق کے ہوتے ہوتے بناؤ سنگار
سے فارغ ہو گئیں +

منور بیگم ۔ دیکھو صبح ہو گئی ہے ۔ اور مہمان ابھی تک تساہل کئے
جاتے ہیں + میرا مغز خالی ہو گیا چیختے چیختے ۔ مگر وہ چٹ سے مٹ
نہیں ہوتے ۔ کان پر جوں تک نہیں چلتی + دُولہا کی بہنوں
نے دُولھا بنا لیا ہے ادھر وہ سہرا بندھوائی کا نیگ مانگ رہی ہیں +
اس سے فراغت ہو لوں تم آپا جان سواریاں منگوانی شروع کر دو +

نُور کے تڑکے برات کا جانا سہانا معلوم ہوتا ہے + اس وقت پر رحمت اُترنے لگتی ہے۔ براتی بھی جمع ہو گئے ہیں +

شوکت۔ بس اب کچھ دیر نہیں ہے۔ بہت بیبیاں چلی گئی ہیں۔ برات لیس ہو رہی ہے۔ آگے انگریزی باجا ہے۔ اس کے پیچھے دُولھا کا گھوڑا اور سمدھنوں کی گاڑیاں ہیں + غرض بڑے جلوس کے ساتھ ہماری قیصر کی برات آ رہی ہے +

دُلھن کا گھر

سمدھنیں اُتر رہی ہیں + دُولھا پہلے دُلھن کے گھر کے دروازہ پر ہو کر پھر مردانہ میں جائے گا + گھوڑے کے آتے ہی پہلے گھوڑے کے سموں پر پانی ڈال دیا گیا اور مُرغ کا خون لگایا + پھر دُولھا کے اُترتے ہی دُولھا کے اور دُلھن کے عزیزوں میں چھین جھپٹ ہو رہی ہے کہ کون دُولھا کے گھوڑے پر پہلے چڑھتا ہے۔ جو پہلے گھوڑے پر چڑھے گا وہ ہی ور رہے گا + اگر دُولھا کا بھائی پہلے گھوڑے پر سوار ہوا تو دُولھا دُلھن پر ور رہے گا۔ اور جو دُلھن کا بھائی چڑھا تو دُلھن ور رہے گی + دیوان خانے میں مردوں کا ٹھٹ کا ٹھٹ کھڑا ہے۔ دونوں طرف کے مرد ہیں براتی اور مہمان۔ دالان سب بھر رہے ہیں + سامنے مسند پر دُولھا اور اس کے بھائی بیٹھے ہیں + قاضی صاحب نکاح کے کاغذ کو نکال رہے ہیں + مہر کا فیصلہ ہو رہا ہے + شاید بیس ہزار کا مہر بندھے گا۔ کیونکہ اب مہر کے گھٹائے ہوئے زمانے میں یہ ہی اوسط اور معقول رقم سمجھی جاتی ہے +

جُوں جوں دُلہن کی وداع کا وقت قریب آتا جاتا ہے۔ دُوں دُولہن بیٹی والوں کے دلوں پر صدمہ گزرتا ہے۔ دُلہن کی اور اس کی ماں کی آنکھوں سے آنسو نہیں تھمتا۔ زار و قطار رو رہی ہیں۔ دونوں کی آنکھ سے موتیوں کی لڑیاں بندھ رہی ہیں۔ آنکھ میچے آنسو ٹپکتا ہے۔ کتنے ہی دن بیٹی کو بٹھاؤ اخیر کو ایک نہ ایک دن جُدا کرنا پڑتا ہے۔ پالو پوسو۔ اچھی بُری راتیں کرو۔ پھر ایک دو بول پڑھا کر بے تعلق ہو جاتے ہیں۔ بیاہی بیٹی پڑوسن داخل ہو جاتی ہے۔ سردار بیگم۔ انور تم کو کیا ہو گیا؟ اپنے دل کو ڈھارس دو۔ کیوں ایسی بے قابو ہو گئیں؟ بچی کی طرف دیکھو کہ تمہارے رونے سے اور اس کا دل اُمڈا چلا آتا ہے۔ اگر اس کے دشمنوں کی حالت بگڑ گئی تو پھر سنبھالے نہ سنبھلے گی۔ وہ غریب نہ اُن کی نہ پانی کی کیسر کی طرح پیلی پڑ گئی ہے۔ تم دُلہن کے پاس جاؤ میں پردہ کراتی ہوں۔ دُلہن کے وکیل ایجاب قبول کرانے آتے ہیں۔

الغرض نکاح ہو گیا اور دُولھا کا جھوٹا شربت دُلہن کو پلا دیا گیا۔ چاروں طرف مبارک سلامت ہو رہی ہے۔ باہر نکاح کے بعد دُولھا کے دوستوں نے جو سہرے لکھے تھے سب پڑھے۔ اور دُولھا کو خلعت جس کی تفصیل پیچھے گذر چکی ہے دیا گیا۔ اور سو روپے نقد دیئے۔ اس کے بعد باہر دُولھا نے سلام کیا۔ اور رشتہ داروں نے سلامی دی۔

چھپر کھٹ کے پاس مسند بچھائی گئی۔ مسند پر تکیے رکھے ہیں کہ دُولھا آتا ہو گا۔ اے لو وہ دُولھا کی بہنیں دوڑی ہوئی ڈیوڑھی کے آگے گئیں اور سب منتظر تھیں کہ دُولھا آ گیا۔ ہر بہن بے تابی سے دُولھا

کے سر پر آنچل ڈال رہی ہیں + خدا رکھے بہت بہنیں ہیں + اے دیکھنا چھوٹی لڑکیاں کیسی بلبلا رہی ہیں کہ پہلے میرا آنچل ڈالو۔ بیچاریوں کے قد نہیں پہنچتے + اے لو ایک لڑکی نے جھٹ سے اپنی نوکر کی گود میں چڑھ کر سر پر آنچل ڈال ہی دیا + دوسری کھڑی رو رہی ہے۔ اُس کی کوئی نہیں سنتا۔ بہتیرا چیخ رہی ہے + اس وقت جس کا آنچل دُولھا کے سر پر نہ پڑے گا وہ ہی بہن ناخوش ہوگی + اوہو دیکھنا کتنے آنچلوں کا ڈھیر دُولھا کے سر پر لگ گیا ہے + غریب سے راستہ بھی نہیں چلا جاتا + جوں توں کر کے شامیانے تک آیا ہے + بارے مسند پر بیٹھ گیا + بہنیں چھپر کھٹ پر بیٹھی ہیں + سب نے دوپٹے اُتار لئے۔ دو ایک آنچل رہنے دیئے ہیں + دُلہن سامنے بیٹھی ہے۔ گھونگٹ نکالے سر نیچا کئے ہے۔ مراسنیں سُہاگ گا رہی ہیں +

سُبھ گھڑی آیا ری بنرا نت گھڑی آیا ری بنا　　بنا بنری کے لئے سُبھ گھڑی آیا ری بنا
سجیں مخمل کی بچھیں تکئے مشجر کے لگے　　نور کے تنبو تلے لا کے بٹھایا ری بنا

دور سے آیا ری بنا۔ راج دولارا بنا
بنا بنری کے لئے بن آیا ری بنا

دُوسرا گیت

آیا ری لاڈو تیرا بنا بن آیا۔　　منہ تنبع سر سہرا پر ہے اچھی بنو گھر لایا
آیا ری لاڈو تیرا بنا بن آیا۔
سہرے والاری بنا سہرا یلاری بنا　　آیا ری لاڈو تیرا بنا بن آیا

فتی مراسن۔ لاڈو بیوی سل بٹہ دو کہ سروج پیس کر دُلہن کے اور دُولھا کی

ماں بہنوں کے لگاؤں + سات مصری کی ڈلیاں دُلہن کے سر۔ شانے ہاتھ غرض سات جگہ رکھ کر دُولھا کو کہتی ہیں مُنہ سے لے کر کھاؤ۔ ہاتھ نہ لگے۔ اور ہر ڈلی پر یہ ٹونا گائی جاتی ہے۔ سونے میں سہاگا + موتیوں میں دھاگا سینے کا جی بنی سے لاگا + کہو کہ ہاں لاگا +

ڈھائی پونی۔ کچّا سُوت میں باندھوں ساسو کا پوت

باندھ بوندھ کر کیا غلام دہلی بیٹھا کرے سلام

ٹونوں کے بعد آرسی مصحف کے لئے قرآن شریف دُلہن دُولھا کے بیچ میں رکھا گیا + دُولھا اور دُلہن کا سر ملا کر اوپر سے ایک سرخ کپڑا ڈال دیا۔ اور آئینہ اندر دے دیا + دُولھا نے سورۂ اخلاص پڑھ کر دُلہن کے منہ پر دم کی۔ اور دُلہن کی صورت دیکھنے کو سب بہنیں کہ رہی ہیں کہ آئینہ میں دیکھو اور کہو کہ آنکھیں کھولو۔ میں تمہارا غلام ہوں + دولھا سے شرم کے مارے کہا نہیں جاتا + غلام تو کون کہتا ہے۔ گلاب کہکر پیچھا چھوٹاتے ہیں + دُلہن کی ماں اصرار کر رہی ہیں کہ پھر کہو میں نے نہیں سُنا + ادھر ڈومنیوں نے گھونگٹ کھلوانیکا گیت شروع کیا کہ

ناجوری گھونگٹ کھول

گھونگٹ میں تیرے چندرا براجے۔ لال لگے انمول۔ ناجوری گھونگٹ کھول

میّا کی پیاری گھونگٹ کھول

غرض دُلہن نے اپنی ماں کے کہنے سے کچھ یوں ہی سا منہ پر سے ہاتھ ہٹا دیا ہے۔ ذرا آنکھیں ٹم ٹمائی تھیں۔ دُولھا نے منہ دیکھ لیا + مگر دُولھا نے دُلہن کا منہ دیکھ کر آنکھیں بند کر رکھی ہیں۔ کوئی رشتہ دار جن کا سُہاگ زیادہ ہے اپنی صورت دکھا کر دُولھا کی آنکھیں کھلوائیں گی۔ آرسی مصحف

ے یہ بڑی نیک دعا سمجھی جاتی ہے کہ تیری کوک مانگ کو صندل لگے یعنی بیٹا ہو اور اس کا بیاہ کرو ۱۲

اور ریت رسم کے بعد دُلہن پر نچھاور ہونے لگی + دُلہن کو وہاں سے اُٹھا کر چھپر کھٹ میں بٹھایا + بہنیں بھاوجیں سب بیٹھی ہیں - کوئی کچھ کہتی ہے کوئی مذاق کرتی ہے + دولھا شرمایا ہوا ہے - اور دُلہن گھٹنوں میں سر دیے ہوئے مردہ بدست زندہ بنی بیٹھی ہے + سمدھنوں کو شربت پلایا گیا - ناشتے کی بیوڑیاں کچوریاں اور ادلے دیئے گئے - پان - زردہ الائچی - دھنیا کی گری - خربوزے کے بیج - چھالیہ - کتھا یہ سب کو دیا - پھر سواریاں لگنی شروع ہو گئیں - پالکی رکھی ہے - دولھا کی سلامی ہو رہی ہے + دُلہن کی ماں نے پچاس روپے سلامی کے دیئے ہیں - اور رشتہ داروں نے درجہ بدرجہ دس - پندرہ - پانچ - سات روپے دے کر دُولھا کو رخصت کیا + پھر دُلہن سے سب ملنے گئے + دُلہن اور عزیزوں کا روتے روتے مُنہ سُرخ ہو رہا ہے + یہ وقت ایسا ہوتا ہے کہ اگر دشمن کی بیٹی بھی وداع ہو تو دو آنسو نکل آتے ہیں + دوسرے منڈھا اس وقت ایسے غمگین سُروں میں گایا جا رہا ہے کہ پتھر کے بھی دل ہوں تو ایک دفعہ وہ ضرور پگھل جائیں +

منڈھا

ہرے ہرے بانس کٹا مورے بابل نیکا منڈھا چھوا دُرے -
پربت بانس منگا مورے بابل - بادن منڈھا چھوا دُرے +
بھائی کو دینی اونچی اٹریا - ہم کو دینا بدیس -
نو مہینے گرب میں راکھی - آج نہ راکھی جائے رے +
دہلیاں پربت بھئیں بابل انگنا بھیو ہے بدیس سے بابل گھر اپنا ہم چلے پیا کے دیس -

طاق بھریں گڑیاں چھوڑیں۔ اور چھوڑا سہیلیوں کا ساتھ رے +

سونا بھی دینا بابل روپا بھی دینا۔ دینا جڑت جڑاؤ۔

ایک نہ دینی سر کوری کنگھی ساس نند بولی بول رے +

ہرے ہرے بانس کٹا مورے بابل ٹیکا منڈھا چھوا آ ڈرے

اس وقت دُلہن کے گھر پر اُداسی برس رہی ہے + دلوں پر رنج چھایا ہوا ہے۔ مہمان چپ چاپ بیٹھے ہیں + برخلاف بیٹے والے خوش ہیں + بہنیں جلدی کر رہی ہیں کہ دُلہن کو سوار کراؤ + دُولھا نے لے جاکر دُلہن کو بہنس میں بٹھا دیا ہے + دُلہن کی چار پانچ نندیں پاس بیٹھی ہیں + آگے دُولھا کا گھوڑا ہے۔ بیچ میں دُلہن کی بہنس ہے + پالکی پر بھاری دوپٹہ پڑا ہے + چھپر کھٹ پلنگ صندوقوں کی قطار برتنوں کے خوانوں کا تانتا لگا ہوا ہے + گھوڑے اور بہنس پر سے چاندی کے پھول اور دونیاں برسائی جا رہی ہیں۔ شُہدے اور بھاٹ بڑائیاں چڑھائیاں سناتے ہوئے ساتھ چل رہے ہیں + باجے کی دھوم دھڑک ہو رہی ہے + بھوڑے کے کھانے کی دیگیں ڈولیوں میں رکھی ہوئی ہیں + بڑے بڑے بازاروں میں سے چکّر کھا کر برات دُولھا کے گھر پہنچی + دُلہن کو اُتروانے سے پہلے دونوں پاؤں دُودھ سے دھو کر دائیں پاؤں میں چاندی کی کوئی چیز پہنائی گئی + دُولھا دُلہن دروازے سے اُترنا چاہتے تھے کہ بہنیں آکر جلدی سے کھڑی ہو گئیں۔ اور کہ رہی ہیں کہ پہلے بارڑک والی کا نیگ دو تو پھر گھر میں جانا ملے گا + آخر منور بیگم نے آکر نیگ دیا۔ جب دُولھا دُلہن اندر جاکر بیٹھے + دُلہن کے ساتھ والیاں دُلہن کو لئے بیٹھی ہیں + کھیر

کھلائی جا رہی ہے + دُلہن کے ہاتھ میں کھیر دے کر دُولھا کو دھکا دیا جا رہا ہے + جب دُولھا کھیر کھانے کو مُنہ لاتا ہے۔ ہاتھ ہٹا کر انہیں خود کھا جاتی ہیں۔ یا ہاتھ کو پرے کر دیتی ہیں + دُولھا مُنہ خالی رہ جاتا ہے۔ اور ساتھ ہی چڑاتی جاتی ہیں کہ اے بھائی کبھی تم نے آنکھ کھول کر کھیر نہیں دیکھی تھی۔ جو ایسے بدنیت ہو گئے۔ کہ چھین چھین کر ہڑپ کرتے ہو۔ ذرا دُلہن کے ساتھ والوں کی تو شرم کرو + بیچارے دُولھا کو خود کہہ کر کھلاتی ہیں اور آپ ہی چھپاتی جاتی ہیں + بڑی چھین جھپٹ کے بعد سات نوالے پورے ہوتے ہیں + پھر دُلہن اور سب مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا + دُلہن سے تو کیا ہی کھایا جائے گا۔ مگر ہاں شگون کر دیا جاتا ہے + کھانے دانے سے فراغ ہو کر جہیز دکھایا گیا جس کی مختصر فہرست ناظرین بھی سُن لیں + کارچوبی غلاف کا قرآن شریف۔ قیتولی کام کی جانماز۔ زیور میں سینے بالیاں۔ جھبنیان۔ گلے میں طوق کا اور گجرے کا توڑا۔ چگنی۔ چمپا کلی۔ مالا۔ بازوں پر نو رتنے وجوشن۔ ہاتھوں میں کنگن۔ پہنچیاں۔ ایک نگیاں۔ پیروں میں جھانجن۔ چوڑیاں۔ پانچ + پچیس جوڑے جس میں سے پانچ بہت بھاری ہیں + ایک کا دوپٹہ کارچوبی۔ دوسرے کے متن پر بندروم کا جال ہے۔ تیسرے پر آڑی بیل کی گوکھرو کی چھڑیاں ٹنکی ہوئی ہیں۔ چوتھے پر قینچی کی سیدھی پٹیاں ہیں پانچویں پر چنے کے جھاڑ کی پٹیاں ہیں + ان دوپٹوں کے چاروں طرف ٹھپا۔ پکے گوکھرو کی توئی۔ کرن۔ بادلے کے گنگا جمنی آنچل ٹنکے ہوئے ہیں + اس کے ساتھ کے پائجامے اور شلوکے بھی ایسے ہی بھاری بھاری ہیں + پائجامہ کی کلیوں اور بیٹھوں پر لسوان کام بنا ہوا ہے + سات

جوڑے اس سے ہلکے ہیں + کسی پر توئی ٹھپہ اور اکھری گوکھرو کی پٹیاں
ہیں + کئی دو پٹوں کے ٹھپے بہت نازک کام کے ہیں ۔ کسی پر گرد ندے
کی بیل ہے ۔ کسی پر سہ برگہ بنا ہے ۔ کسی پر کھجور چھڑی ٹنکی ہے ۔ کسی پر کپڑے
کی جگریاں کتر کر گلدستے بنائے ہیں + غرض ہر ایک کپڑا اپنے رنگ اور
قطع وضع میں الگ ہے + یہ سب کام مقیش اور سلمہ ستارہ کا بنا ہوا ہے ۔
اور باقی ٹھپے فیتے ۔ پیچک ۔ باناری لیس ۔ چمپا وغیرہ کے ہلکے ہلکے
ہیں + پچاس کرتے سادے ہیں ۔ اور پچاس ٹکے ہوئے ہیں ۔ اور
باقی شلوکہ جاکٹ وغیرہ ہیں + پچیس مباف پچیس بٹوے ۔ پچیس کمر بند
علیحدہ علیحدہ لال سبز صندوقچیوں میں بند ہیں + ایک صندوقچی میں گوٹہ کے
منہ بنی ہوئی رنگ برنگ کی تاگوں کی پچکیں رکھی ہیں + پندرہ خوان پوش
چار کشتی پوش سیلپچی ۔ اگالدان ۔ پٹاری کے زیرانداز ۔ دو فرشی درباں ۔
چھوٹی بڑی دو چاندنیاں ۔ چار سوزنیاں ۔ ایک مسند گاؤ تکیہ ۔ ایک
قالین ہے + چار پلنگ کی چادریں اور تکیہ پیچ ہیں +

برتنوں میں دیگ ۔ دیگ بر ۔ پتیلے پتیلیاں ۔ بڑا لگن ۔ لگنی ۔ آفتابہ
سیلپچی ۔ لوٹے ۔ آبخورے ۔ ڈونگیاں ۔ تہرا گھڑیا ۔ فتیل سوز ۔ شمعدان ۔
لیمپ ۔ بٹوری ہانڈی ۔ رکابیاں ہشت پہلو اور کنگورے دار تشتریاں ۔
تھوری ۔ طباق ۔ بادیہ ۔ کٹورے ۔ کفگیر ۔ چمچے ۔ چاول پسانے کا چھلنا
سینیاں ۔ سماوار قلفی ۔ کٹوردان ۔ سفرہ دان ۔ پان دان جسن دان ۔ خاصدان
پٹاری +

ان کے علاوہ چینی بلور کے کل قسم کے برتن ہیں + کاٹ کباڑ میں
دو بڑے صندوق سوا گز اونچے ۔ دو پونے دو گز لمبے ۔ دو تین منہ کے

ہوئے صندوق - اور انگریزی ٹرنک - زیور کا صندوقچہ - لکھنے کا بکس نماز کی چوبی چوکی - نہانے کی چوکی - دو فتیل سوز کی چوکیاں - کاٹ کے لشکن - مٹکے رکھنے کی گھڑونچی - دو کاٹ کی کشتیاں - آٹھ خوان - تانبے کا مقابہ - جس میں یہ چاندی کی چیزیں رکھی ہیں تیل کی پیالی - مسی کی ڈبیاں - کاجل کی کجلوٹی - سرمہ دانی - سلائی - آئینہ - ایک چھوٹی سی تشتری جس میں مسی ڈال کر لی جاتی ہے + ان سب پر گوٹے کے ریشمی غلاف چڑھے ہیں +

۱۶ - تاریخ کی صبح کو دُلہن کی منہ دکھائی ہوئی + کسی نے روپے کسی نے زیور دیا + اور دُلہن کے بھائی اور دو ایک بہنیں دُلہن کو لینے سمدھن بن کر آئیں - ان کو ناشتہ کرایا گیا + تھوڑی دیر گانا بجانا ہوا + پھر دُلہن کی پالکی آئی + اس میں دو ایک نندیں بھی دُلہن کے ساتھ اس کے میکے چلی گئیں + سارا دن رہیں - پھر شام سے چوتھی کی سمدھنیں اُترنے لگیں + ترکاری کے خوان آرہے ہیں - ایک کشتی میں پھولوں کی چھڑیاں گیندیں رکھی ہیں + دُولھا دُلہن کو بٹھا کر چوتھی کھلائی جارہی ہے ایک پھولوں کی چھڑی دُولھا کے ہاتھ میں ہے - دوسری دُلہن کے ہاتھ میں دے کر دُلہن کو مراسن خود کھلا رہی ہے + دولھا کو بتائی جاتی ہے + پھر گیندوں سے کھلا کر سات رنگ کی ترکاری سے چوتھی کھلائی ہے + اس کے بعد دُولھا دُلہن کو برات کے دن کی طرح کھیر کھلا کر سات

لہ سامان جہیز جو کچھ اوپر لکھا گیا ہے اس میں بالکل مبالغہ نہیں - یہ اوسط درجہ کا جہیز ہے جو دہلی کے عام خاندانوں میں مروج ہے - امیر اس سے زیادہ جہیز دیتے ہیں اور غریب اس سے کم ۱۲

چوڑیاں ہری کانچ کی پہنا کر چوڑی والی کو چودہ روپیہ اور ایک جوڑا انعام کا دیا۔ اور دُلہن کو اندر لے گئے + پھر تو کیا تھا چاروں طرف سے دُولھا پر ترکاری کی بوچھاڑ ہونے لگی + دُولھا کی سالیاں سلجیں ترکاری مار رہی ہیں + کس رحم دل رشتہ دار نے بیچارے دُولھا کو بھی کچھ ترکاری دے دی ہے + وہ بھی بیٹھے بیٹھے کھیل رہا ہے + ایک طوفان بے تمیزی برپا ہو گیا ہے + لیکن ابھی تک شکر ہے کہ کسی کے بھاری چوٹ نہیں لگی۔ ورنہ کھیل بکھیڑا ہو گیا ہوتا + اے لو وہ دیکھو ؟ خیر سے ایک لڑکی کے کان کا پتہ بالی ٹوٹ کر گر پڑا۔ دو تین لڑکیاں ڈھونڈ رہی ہیں +

پہلی لڑکی۔ واہ تم خوب تھیں ! اس زور سے ناسپاتی ماری ہے کہ میرا کان لہو لُہان ہو گیا + ایسی بے دردی کس کام کی ؟ صدقہ میں اُتاروں پتہ بالی میرا کان اور کپڑے کیسے خون میں شرابور کر دیئے + شرط ہے کہ میں بھی ایسے زور سے بینگن ماروں کہ سر بھنّا جائے +

دوسری۔ توبہ بہن۔ دیکھنا ان نَین مٹنی کو۔ اتنی سی چوٹ پر کتنی بھنّا رہی ہیں + کھیل میں چھپنا تمہارا ہی کام ہے + ہمارے سو دفعہ مارنا کون سی بات ہے + ایسی ادھر بیٹھی تھیں تو کھیلیں کیوں ؟ موم کے پتلے کو لے کر طاق میں بیٹھی ہوتیں کہ پگھل نہ جاتے +

پہلی کی بہن۔ اچھی بی ذرا آنکھیں کھول کر دیکھو۔ تمہاری تو ایک زبان ستر بولی ہے + وہ اپنے تئیں بناتی ہے یا اصل میں چوٹ آئی ہے + تم تو جوتیوں سمیت دیدوں میں گھسی جاتی ہو + بلّی کی طرح آنکھوں پر پنجہ رکھ کر لڑنے سے کیا حاصل ؟ آنکھ پر کی ٹھیکری اُتار کر دیکھو +

غرضکہ ہنسی ہنسی میں کھنسی ہوگئی۔ اور دو تین بڑی بوڑھیوں نے آکر بیچ بچاؤ کیا + دُلہن کی بہنیں لگ گئیں + دُولھا سوار ہونے کے لئے اپنی جوتی مانگ رہا ہے مگر دُلہن کی بہنیں نہیں دیتی ہیں۔ سالیاں کہ رہی ہیں کہ جوتی چھپائی کے پندرہ روپے دو تو لے۔ آخر پندرہ روپیہ جوتی چھپائی کے دے کر دُولھا کو جوتی دلوائی۔ تو وہ باہر گیا +

پھر سمدھن ملاپ ہوا + انور منور دونوں ملیں + انور بیگم کی ماں نے آج بیٹی کو چیکٹ اُتروائی کا جوڑا دیا۔ وُہی پہنکر سمدھن سے ملیں + کچھ دیر بیٹھ کر واپس اپنے گھر چلی گئیں + دُلہن کے اور سمدھنوں کے لئے کھانا ساتھ کیا + زردہ۔ قورمہ کھیر۔ شیرمال۔ خمیری روٹی[ل] +

دوسرے دن صبح کو دُلہن، اپنے میکے چلی گئی۔ کل سے چالے ہونگے + منور بیگم۔ آپا جان کل دُلہن کی نانی کے ہاں کا چالہ تھا۔ اس میں یہ چیزیں آئی ہیں + ایک دُلہن کا جوڑا ہے۔ بیس روپے دُولھا کو دیئے ہیں + پانچ روپے کی ساتھ کی مٹھائی ہے + عطر کی شیشی۔ دو پھولوں کی بدھیاں ہیں۔ اور اُبٹن دھنیئے کی کشتی ہے + دیکھئے اور چالوں میں کیا کیا آتا ہے + کوئی جوڑے کے بدلے کا زیور دیگا۔ کہیں سے نقد روپے دیئے جائینگے +

شوکت۔ سمدھیانے چوبے کتنے بھیجو گی؟ سرپوش اور رکابیاں بنوانے کو کہ دی ہوتیں +

منور۔ سرپوش رکابیاں تیار ہیں۔ مگر ابھی میوہ نہیں آیا۔ ذرا چالوں والوں سے فرصت پالوں تو بھیجوں گی + میرا ارادہ پچیس چوبے بھیجنے کا ہے + ہر چوبے میں دو سیر میوہ رکھوں گی + اگرچہ دستور یہ ہے کہ جو شربت

ل دہلی کے دستور کے موافق چوتھی کے دن یہ کھانا ساتھ کیا جاتا ہے +

پلائی ہیں روپیہ دولھا والوں کی طرف سے ملتا ہے اس کے چوبی جاتے ہیں۔ مگر میں اپنی طرف سے اور بڑھا دوں گی ؞

شوکت۔ خدا کا شکر ہے۔ ساتھ خیر کے انجام بخیر ہو۔ شادی تو ہو گئی۔ اب ایک بڑی مہم حصہ اور نیگ بانٹنے کی ہے ؞ پینڈیاں زیادہ دن رکھنے سے خراب نہ ہو جائیں ؞ نیگ جوگ تو بہنیں آپ بانٹ چونٹ لیں گی۔ دُلہن کا زرتار کا جوڑا صرف اپنی لڑکی کو دے دو۔ کہاں ٹکڑے کئے جائینگے۔ اوروں کو دام دے دینا ؞

منور۔ ہاں جو بہنوں کی سمجھ میں آئے وہ کریں ؞

الغرض دُلہن کو دولھا کے نام پر سسرال سے خطاب ملا۔ دولھا دُلہن خوش ہیں۔ میکے سسرال والے بھی ملے جلے ہیں۔ ابھی طعن تروز شروع نہیں ہوئی۔ اور نہ خدا کرے کہ ہوں۔ خاصہ سہاگ بھاگ ہے ؞ خدا ان کو رہتی دُنیا تک ایسا ہی رکھے۔ آمین ؞

چھٹی کی دُھوم دھام

منور بیگم کی لڑکی حشمت بیگم کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے ؞ زچہ خانہ کو آج چھٹا دن ہے ؞ آج چھٹی نہلائی جا رہی ہے ؞ دونوں طرف کئی دن سے تیاریاں ہو رہی تھیں ؞ آج مکان کی صفائی اور ضروری چیزوں کا سامان ہو رہا ہے اب چار بجے ہوں گے کہ مہمان آنے شروع ہو گئے ؞ حشمت بیگم کی ساس مہانداری میں مصروف ہیں ؞ خدا نے پلوٹھی کا پوتا دیا ہے جس کی خوشی میں پھولی نہیں سماتیں ؞ نوکروں کے لئے جوڑے بنائے ہیں ؞ عقیقہ بھی آج ہو گا خدا کے فضل سے روپے کی کمی نہیں ؞ ارمان والا دل ہے۔ جتنا خرچ

کریں بھوڑا ہے + چھ دن سے برابر مہمان داری ہو رہی ہے + رات بھر زچہ گیریاں گائی جاتی ہیں + دن کو بھانڈ نفیری والے چونے والیوں کی ٹولیاں آتی ہیں + غرضکہ دن عید رات شب برات منائی جا رہی ہے +

چھٹی کے خوان آنے لگے ۔ منور بیگم اور سب ان کے مہمان بھی اُتر رہے ہیں + منور بیگم چھپر کھٹ کے برابر چچا کے پاس بیٹھی ہیں ۔ بچے کو گود میں لیا ہے + شوکت بیگم اور حشمت بیگم کی ساس چھٹی دکھا رہی ہیں ۔ پچیس کرتے ٹوپی بہت بھاری بھاری کارچوبی جالدار پھوں کے ہیں پانچ اچکنیں ہیں ۔ اور سب عزیزوں کے ہاں کے کرتے ٹوپی میں نقد روپیہ ہے + چھٹی میں سونے کی ہنسلی کڑے ۔ چاندی کے چھے بجے جھنی ہے + زچہ کے جوڑے کے بدلے کا زیور ہے ۔ داماد کے جوڑے کے روپے ہیں + پچاس تانبے کے ننھے ننھے برتن ہیں ۔ اور باقی چینی بلور کے ہیں + چاندی کے پایوں کی چھوٹی سی پلنگڑی ہے + اس پر بچھونا ہو رہا ہے ۔ سیج بند کسے ہیں + ایک پنگوڑا ۔ اس میں چھوٹا سا پنکھا لگا ہے + سوزنی بچھی ہے ۔ تکیہ تکینی رکھی ہے ۔ اور فالتو نہالچے پوتڑے وہ میں بھی ہیں + رضائی ۔ دُلائی اوڑھنیاں ہیں ۔ پچاس روپے بچے کے ہاتھ میں دیئے ہیں + سو روپیہ گھی کھچڑی کے ہیں [۱] + نوکروں کے جوڑے مراسنوں کے اور دائی کا جوڑا بہت بھاری ہے + چھٹی دیکھتے بھالتے کھانے کا وقت آیا ۔ پہلے زچہ کا کھانا منگوایا ۔ جس میں سات طرح کا

---

[۱] شوقین لوگ پہلے سونے کی دال اور چاندی کے چاول بنا کر دیا کرتے تھے جس سے نام ہوتا تھا ۔ کہ فلاں نے چھٹی میں سونے چاندی کی کھچڑی دی +

کھانا چنا تھا۔ ایک نورتن[۵۱] کا سالن تھا۔ پہلے زچہ اور بچہ کی پٹیاں کارچوبی جو کہ چھٹی میں آئیں تھیں سر کو باندھی گئیں + خوب دونوں کو اچھے کپڑے پہنائے ہیں + نندوں کو پٹی بندھوائی کا نیگ دیا گیا + پھر کھانا کھلا کر منور بیگم نے داماد کو بلایا + چھپر کھٹ میں بٹھا کر بچے کو گود میں دیا اور تیر کمان دیا کہ مرگ مارو + داماد نے خالی نشانہ چھپر کھٹ کی چھتری پر لگا کر فیر کیا + منور بیگم نے پچاس روپے مرگ مارنے کے دیئے + پھر زچہ کو تارے دکھائے گئے + دائی نے آٹے کی چار چوکیں[۵۲] بنا کر اس میں موم بتی جلائی اور زچہ کی گود میں بچہ کو دیا + مراسنوں نے تارے دکھائی کا گیت گایا + زچہ کی نندیں بہنیں چوکیں کے ساتھ لے کر مراسنیں گاتی ہوئی باہر لائیں۔ آسمان کے نیچے کھڑا کیا۔ تارے دکھائے + مراسنوں نے رال اڑائی پھر زچہ کو واپس لے گئے۔ اس کے بعد ایک سفید چادر بچھا کر اس پر کھیلیں پتاسے رکھے اور چار سہاگنیں چاروں طرف بیٹھ گئیں + ایک نے بچے کو گود میں لے کر اس کے سر پر خالی قینچی چلا کر دوسری کو دیتے ہوئے کہا۔ بگیر بچہ[۵۳] - دوسری نے لیتے ہوئے کہا بیار بچہ + پھر اس نے بھی قینچی چلا کر تیسری کو دیتے ہوئے بگیر بچہ کہا + پھر تیسری نے کہا اللہ نگہدار بچہ + پھر چوتھی کو دیا اس نے لیتے ہوئے کہا سدا سہاگ بچہ + اسی طرح سات پھیرے کئے +

---

۵۱ نورتن میں نورنگ کی ترکاری ڈالتے ہیں۔

۵۲ آٹے کی تھالی بنا کر اس پر چار اونچے خانہ بنا کر موم بتی رکھ دیتے ہیں +

۵۳ بگیر بچہ کی رسم زیادہ تر مغلوں میں ہوتی ہے اور تارے دکھانے کی رسم شوقین لوگ کرتے ہیں +

ان رسومات کے بعد مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا + رات بھر گانا - ناچ - نقلیں رہیں + صبح سے زنانے بھانڈ نفیری والوں کا گانا شروع ہوا + چوئے والیوں کی ٹولیاں آنے لگیں + تمام دن اور رات کھیل تماشوں میں گذرا + شام سے مہمان رخصت ہونے لگے + زچہ کی بہنیں - ماں - خالہ رہ گئیں + پھر بیسں دن کا اور مہینے کا - اور چالیس دن کا چلہ نہلا کر لڑکی کو منور بیگم اپنے گھر لے جائینگی + سسرال سے دو تین من سٹورا ساتھ ہوگا میکے میں بٹے گا +

بچّے کی بسم اللہ

اب خیر سے حشمت بیگم کا لڑکا چار برس چار مہینے چار ہفتے چار دن کا ہو گیا + اس کی بسم اللہ پڑھانے کی تیاریاں ہو رہی ہیں + آج بسم اللہ کا دن ہے - مہمانداری ہو رہی ہے + بچّے کی ننھیال سے جوڑا اور چاندی کی تختی پر بسم اللہ اور سورۂ اقراء لکھا ہوا آیا ہے + من ڈیڑھ من ملیدہ ساتھ ہے + شام کو بچّے کو کپڑے پہنا اڑھا کر چھوٹا سا پھولوں کا گہنا پہنایا ہے استاد جی کو جوڑا دیا ہے - اور سب لوگ بیٹھے ہیں + بچّے کو بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا کر سورۂ اقراء پڑھا دی ہے + جب قرآن شریف ختم ہوگا - تو آمین پڑھائی جائے گی + لڑکے کو دولھا بنا کر سہرا باندھتے ہیں اور بچے کے دونوں ہاتھ پھولوں کے ہاروں سے باندھ کر قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا کر دیتے ہیں اور استاد پاس کھڑے ہو کر آمین جو کتاب میں لکھی ہوتی ہے اسے پڑھتے ہیں - اور ہر آمین کے ختم ہونے پر کہتے ہیں سبحان من یرانی - کھولڑکو آمین + پھر سب بچے پکارتے ہیں - آمین - آمین +

جب پوری آبین ختم ہولیتی ہے تو کسیلیں پتاسے اور کوڑیاں یا پیسے نیچے کے سرپرسے برساتے ہیں۔ اور اُور نیچے لوٹتے ہیں۔ اس کے بعد مٹھائی تقسیم کی جاتی ہے +

ان تقریبات کے ختم ہوتے ہی ہمارا قلم بھی رُک گیا اور خداحافظ کہ کر ہم بھی رخصت ہوتے ہیں۔ فقط